

آدمے گھنٹے میں سربراہی حل

طلبا عربی ہفتہ و تکمیل افتاء کے لیے عظیم تحفہ

پسند فرمودہ

حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مرتب

محمد سیف اللہ قاسمی بردوانی

سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند
و خادم مدرس جامعہ خادم الاسلام ہاؤس دیوبند

المکتبۃ الاشرفیۃ فی نوابہ لوبند، الہند

Mobile: 0091-9358001571

آدھے گھنٹے میں سراجی حل

(طلبہ عربی ہفتہ تکمیل افتاء کے لیے عظیم تحفہ)

پسند فرمودہ

حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مرتب

محمد سیف اللہ قاسمی برووانی

سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند

و خادم تدریس جامعہ عربیہ خادم الاسلام باپوڑ، یوپی

ناشر

مکتبہ اشرفیہ دیوبند، یوپی، انڈیا

Mob: 0091-9358001571

۲۰۲۳ء کے علوم کا سال
دینی و ملی کتابوں کا عظیم مرکز لائبریری، یوپی

حقی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نکالی کیلئے ایک مفید ترین
لائبریری، یوپی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب : آدھے گھنٹے میں سراجی حل

مرتب : محمد سیف اللہ قاسمی بردوانی

Mob : 0091-9775792615

تعداد صفحات : ۶۴

سن اشاعت : ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۰۲۲ء

کمپوزنگ : غلام مرتضیٰ قاسمی مرشد آبادی

Mob : 0091-8534044611

ناشر : مکتبہ اشرفیہ دیوبند، یو پی، الہند

Mob : 0091-9358001571

فہرست مضامین

۶	انتساب
۷	دعائیہ کلمات: حضرت مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی
۹	پیش لفظ
۱۲	احوال مصنف
۱۳	علم فرائض کے مبادیات
۱۴	علم فرائض کی فضیلت میں ایک حدیث
۱۴	علم فرائض کو نصف علم قرار دینے کی توجیہ
۱۵	ترکہ سے متعلق حقوقِ اربعہ
۱۶	ورثاء کی دس قسمیں
۱۷	موانعِ ارث کا بیان

- ۱۹ فرضِ مقدرہ اور ان کے مستحقین
- ۲۰ باپ کے احوال
- ۲۱ جدِ صحیح کے احوال
- ۲۲ اخیانی بھائی بہن کے احوال
- ۲۳ شوہر کے احوال
- ۲۳ بیوی کے احوال
- ۲۴ بیٹی کے احوال
- ۲۴ پوتی کے احوال
- ۲۵ حقیقی بہن کے احوال
- ۲۷ علاقائی بہن کے احوال
- ۲۸ ماں کے احوال
- ۲۹ جدہ صحیحہ کے احوال

عصبات کا بیان

۳۱

حجب کا بیان

۳۶

مسئلہ بنانے کے قاعدے

۳۹

عول کا بیان

۴۰

اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان

۴۲

تصحیح کا بیان

۴۳

ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ

۴۹

قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ

۵۱

تخارج کا بیان

۵۲

رد کا بیان

۵۳

مناخہ کا بیان

۵۷

انتساب

- * مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے نام
- * جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ کے نام
- * اپنے تمام مشفق اساتذہ کرام کے نام
- * اپنے والد مرحوم (اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین) کے نام
- * اپنی والدہ محترمہ (اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے، آمین) کے نام
- احقر اس حقیر سی کاوش کو منسوب کرنا باعث سعادت سمجھتا ہے۔

محمد سیف اللہ غفرلہ
خادم بخادم الاسلام ہاپوڑ

دعائیہ کلمات

حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مدظلہ العالی

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. أما بعد

’سراجی‘ درسِ نظامی کے مروجہ نصاب میں داخل ’علم

فرائض‘ کی واحد کتاب ہے، جس میں تقسیم میراث کے جملہ

اصول و قواعد اور مسائل بحسن و خوبی بیان کئے گئے ہیں، عزیزم

جناب مفتی سیف اللہ قاسمی بردوانی، استاذ جامعہ عربیہ خادم

الاسلام ہاپوڑ نے جامع و مختصر انداز میں کتاب کی ترتیب کے

مطابق اردو زبان میں تمام اسباق کی تلخیص کی ہے، جو طلبہ عزیز

کے لیے 'سراجی' کے حل میں اور زبانی یاد کرنے میں معین و مددگار
 ثابت ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف
 کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور طلبہ عزیز کے لیے
 نافع بنائے۔ آمین

(مفتی) ابوالقاسم (صاحب) نعمانی غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

۱۶ رجب ۱۴۴۳ھ

پیش لفظ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد
 'علم فرائض' میں 'سراجی' کی اہمیت و افادیت کا کوئی انکار
 نہیں کر سکتا، اپنے فن میں یہ کتاب بے مثال اور بے نظیر ہے،
 اپنی جامعیت کے پیش نظر ہی اس فن میں پورے درس نظامی
 میں اس کتاب کے علاوہ کوئی اور کتاب داخلِ نصاب نہیں ہے،
 اپنے مادرِ علمی جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ میں اس کتاب کی
 تدریس احقر سے متعلق ہے، چوں کہ 'سراجی' کتاب کی نوعیت
 دوسری کتابوں سے قدرے الگ ہے، اس لیے کہ اونچی
 جماعتوں کی کتابیں عام طور پر صرف سمجھنے سمجھانے کی ہوتی ہیں،
 مگر 'سراجی' میں اصحابِ فرائض کے احوال خوب رٹ کر یاد

کرنے ہوتے ہیں، مسئلہ بنانے کے قاعدے، تصحیح کے قاعدے،
 رد کے قاعدے وغیرہ بھی خوب ذہن نشین کرنے پڑتے ہیں،
 اس کتاب کی تدریس میں احقر کی عادت یہ ہے کہ پہلے ہر سبق کا
 خلاصہ طلبہ کو لکھوا کر یاد کرا دیتا ہے، پھر بورڈ پر مسئلے بنا کر طلبہ کو
 خوب اچھی طرح سمجھا دینے کی سعی کرتا ہے، چنانچہ طلبہ ہر ہر
 سبق کاپی میں لکھتے ہیں اور یاد کر کے سناتے بھی ہیں، اور سال
 کے اخیر میں متعدد طلبہ اس کاپی کی روشنی میں پوری سراجی ایک
 نشست میں بھی سنا دیتے ہیں، بعد میں کچھ طلبہ اور احباب نے
 مشورہ دیا کہ اگر اس کاپی کی عام اشاعت ہو جائے تو طلبہ سراجی
 کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی، چنانچہ احقر نے ان کے مشورہ
 کو قبول کرتے ہوئے اس کی طباعت کا کام شروع کیا، جو الحمد للہ
 اب آپ کی خدمت میں پیش ہے، جس میں احقر نے طلبہ کے

زیادتی یاد کرنے کے لائق ہر ہر سبق کا خلاصہ مرتب ایسا ہے، آپ کو اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو برائے لرم مرتب اساتذہ کرام، والدین اور جملہ اصحاب و متعلقین کے لیے دعائے خیر فرمائیں، نیز اگر کسی طرح کی کوئی کمی محسوس ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں، راقم الحروف دل سے آپ کا ممنون ہوگا، دعا ہے کہ رب کریم اسے قبول عام نصیب فرمائے اور احقر کے لیے زادِ آخرت و ذریعہ نجات بنائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم.

سیف اللہ بردوانی

۱۲ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ بروز دوشنبہ

احوالِ مصنف

نام : محمد بن محمد بن عبدالرشید

کنیت : ابوطاہر

لقب : سراج الدین

مسلک : حنفی

اسم منسوب : سجاوندی (مقام سجاوند کی طرف منسوب)

تاریخ ولادت و وفات : اس سلسلہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں

ملتا، بعض نے تاریخ وفات ۶۰۰ھ یا ۷۰۰ھ لکھی ہے، بعض نے

کہا مصنف 'سراجی' ۳۵۸ھ سے پہلے کے ہیں۔

استاذ : علامہ حمید الدین محمد بن علی نوقدی۔

تصانیف : الحبر والمقابلہ، الوقف والابتداء۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علم فرائض کے مبادیات

علم فرائض کی تعریف: هو علمٌ یُحِثُّ فِیْهِ عَنِّ

كَيْفِیَّةِ قِسْمَةِ الْمَوَارِثِ بَیْنَ مَسْتَحِقِّیْهَا (علم فرائض وہ

علم ہے جس میں میت کا ترکہ اس کے شرعی ورثاء کے درمیان

تقسیم کرنے کا طریقہ معلوم ہو)۔

علم فرائض کا موضوع: علم فرائض کا موضوع ترکہ اور

ورثاء ہیں۔

علم فرائض کی غرض و غایت: علم فرائض کی غرض و غایت

ترکہ کی تقسیم میں مستحقین کو ان کے حقوق پہنچانا اور اس میں غلطی

سے محفوظ رہنا ہے۔

علم فرائض کی فضیلت میں ایک حدیث:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تعلموا

الفرائض و علموها الناس فإنها نصف العلم. (ترجمہ:

علم فرائض سیکھو، اور لوگوں کو سکھاؤ، اس لیے کہ وہ نصفِ علم

ہے)۔

علم فرائض کو نصفِ علم قرار دینے کی توجیہ:

پہلی توجیہ: انسان کی دو حالتیں ہیں: (الف) حالتِ

حیات (ب) حالتِ ممات، دیگر تمام علوم کا تعلق انسان کی

حالتِ حیات سے ہے اور علم فرائض کا تعلق اس کی حالتِ ممات

سے، اس لیے اس کو نصفِ علم کہا گیا ہے۔

دوسری توجیہ: ملکیت دو طرح کی ہوتی ہے:

(الف) ملکیتِ اختیاری (ب) ملکیتِ غیر اختیاری؛ بیع، ہبہ،

وصیت وغیرہ میں تو ملکیتِ اختیاری ہوتی ہے اور وراثت میں

ملکیتِ غیر اختیاری، اس وجہ سے بھی اس کو نصفِ علم کہا گیا ہے۔

ترکہ سے متعلق حقوقِ اربعہ

ترکہ سے ترتیب وار چار حقوق متعلق ہوتے ہیں:

(۱) سب سے پہلے میت کی تجہیز و تکفین میں خرچ کیا

جائے۔

(۲) پھر باقی ترکہ سے میت کا قرضہ ادا کیا جائے۔

(۳) پھر باقی کے تہائی سے میت کی وصیت پوری کی

جائے۔

(۴) پھر باقی ترکہ میت کے شرعی ورثاء کے درمیان

حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جائے۔

ورثاء کی دس قسمیں

(۱) ترکہ سب سے پہلے اصحابِ فرائض کو ملے گا۔

(۲) پھر عصبہ نسبی کو ملے گا۔

(۳) عصبہ نسبی موجود نہ ہو تو عصبہ سببی کو ملے گا۔

(۴) عصبہ سببی بھی موجود نہ ہو تو عصبہ سببی کے عصبہ

کو ملے گا۔

(۵) اگر کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو باقی ماندہ ترکہ دوبارہ نسبی

اصحابِ فرائض کو ان کے حصوں کے مطابق دیا جائے گا،

اصطلاحِ فرائض میں اس کو رد کہتے ہیں۔

(۶) پھر ذوی الارحام کو ملے گا۔

(۷) پھر 'مَوْلَى الْمَوَالَات' کو ملے گا۔

(۸) پھر 'مُقْرَلَةٌ بِالنَّسَبِ عَلَى الْغَيْرِ' کو ملے گا۔

(۹) پھر 'مَوْضِي لَهُ بِجَمِيعِ الْمَالِ' کو ملے گا۔

(۱۰) مذکورین میں سے کوئی بھی نہ ہو تو میت کا ترکہ بیت

المال میں جمع کر دیا جائے گا۔

فصل في الموانع

(موانع ارث کا بیان)

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وارث سببِ وراثت کے پائے

جانے کے باوجود اپنی ذات میں کسی وصف کے موجود ہونے کی

وجہ سے وراثت سے محروم ہو جاتا ہے، ایسے اوصاف کو موانع

ارث کہتے ہیں۔ موانع اراث چار ہیں: (۱) غلامی، چاہے کامل

ہو یا ناقص (۲) وہ قتل جس سے قصاص یا کفارہ کا وجوب متعلق

ہو (۳) اختلاف دین (۴) اختلاف ملک۔

نوٹ (الف): قتل کی کل پانچ قسمیں ہیں: (۱) قتل عمد

(۲) قتل شبہ عمد (۳) قتل خطا (۴) قتل شبہ خطا (۵) قتل

بالسبب، ان پانچوں قسموں میں سے قتل عمد میں تو قصاص

واجب ہوتا ہے، اور قتل شبہ عمد، قتل خطا اور قتل شبہ خطا میں

کفارہ واجب ہوتا ہے، لہذا مذکورہ بالا ان چاروں قسموں میں

قاتل اپنے مقتول مورث کی وراثت سے محروم رہے گا، مگر قتل کی پانچویں قسم قتل بالسبب میں چوں کہ قاتل پر نہ قصاص واجب ہوتا ہے اور نہ کفارہ، اس لیے اس میں قاتل مقتول کی میراث سے محروم نہیں ہوگا۔

نوٹ (ب): اختلاف ملک کفار کے حق میں تو معتبر ہے، مگر مسلمانوں کے حق میں معتبر نہیں ہے، مسلمان چاہے جہاں ہوں ان کو اپنے رشتہ دار کی وراثت ملے گی۔

باب معرفة الفروض و مستحقیہا

(فروض مقدرہ اور ان کے مستحقین)

قرآن کریم میں بیان کر وہ حصے کل چھ ہیں اور ان کی دو

قسمیں ہیں، پہلی قسم: نصف، ربع اور ثمن۔ دوسری قسم: ثلثان، ثلث اور سدس۔

جن ورثاء کے حصے شریعت میں متعین ہیں ان کو اصحاب

فرائض کہا جاتا ہے، اور اصحاب فرائض کل بارہ ہیں، جن میں چار

مرد ہیں: (۱) باپ (۲) جد صحیح [دادا] (۳) اخیانی بھائی

(۴) شوہر؛ اور آٹھ عورتیں ہیں: (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳)

پوتی (۴) حقیقی بہن (۵) علاقہ بہن (۶) اخیانی بہن

(۷) ماں (۸) جدہ صحیحہ [دادی، نانی]۔

باپ کے احوال

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا نیچے تک)

موجود ہو تو باپ کو سدس ملے گا۔

(۲) اگر میت کی مومنٹ اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی نیچے

تک) موجود ہو تو باپ سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔

(۳) اگر میت کی مذکر مومنٹ اولاد میں سے کوئی موجود نہ

ہو تو باپ عصبہ ہوگا۔

جدِ صحیح (دادا) کے احوال

دادا کی چار حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا نیچے تک)

موجود ہو تو دادا کو سدس ملے گا۔

(۲) اگر میت کی مومنٹ اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی نیچے

تک) موجود ہو تو دادا سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔

(۳) اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود نہ

ہو تو داد اعصبہ ہوگا۔

(۴) باپ کی موجودگی میں داد اساقط ہو جائے گا۔

اخیانی بھائی بہن کے احوال

اخیانی بھائی بہن کی تین حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو سدس ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلث ملے گا، اور اخیانی بھائی

اور اخیانی بہن کے درمیان ترکہ لیلذکر مثل حظ الأنثیین

کے حساب سے تقسیم نہیں ہوگا، بلکہ برابر برابر تقسیم ہوگا۔

(۳) اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود

ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہو تو اخیانی

بھائی بہن ساقط ہو جائیں گے۔

شوہر کے احوال

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر اولاد موجود نہ ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) اولاد موجود ہو تو ربع ملے گا۔

بیوی کے احوال

بیوی کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر اولاد موجود نہ ہو تو ربع ملے گا۔

(۲) اگر اولاد موجود ہو تو ثمن ملے گا۔

بیٹی کے احوال

بیٹی کی تین حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) بیٹیوں کے ساتھ اگر بیٹا بھی موجود ہو تو بیٹا ان کو

عصبہ بنا لے گا اور ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ کے
حساب سے تقسیم ہوگا۔

پوتی کے احوال

پوتی کی چھ حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر ایک بیٹی موجود ہو تو پوتی کو سدس ملے گا تَكْمِلَةٌ

لِلثَّلَاثِينَ.

(۴) اگر دو یا دو سے زائد بیٹیاں موجود ہوں تو پوتی ساقط

ہو جائے گی۔

(۵) پوتیوں کے ساتھ اگر پوتا بھی موجود ہو تو پوتا ان کو

عصبہ بنالے گا اور ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيْنَ کے

حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۶) اگر بیٹا موجود ہو تو پوتی ساقط ہو جائے گی۔

حقیقی بہن کے احوال

حقیقی بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) حقیقی بہنوں کے ساتھ اگر حقیقی بھائی بھی موجود ہو تو

حقیقی بھائی ان کو عصبہ بنائے گا اور ترکہ لِّلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

الْأُنثَىٰ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۴) اگر میت کی مَوْنِثِ اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی) میں

سے کوئی موجود ہو تو حقیقی بہن عصبہ مع الغیر ہو جائے گی نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے: "اِخْفُوا

الْأَخْوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٌ"

(۵) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا) میں سے کوئی

موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہو تو

حقیقی بہن ساقط ہو جائے گی۔

علاقی بہن کے احوال

علاقی بہن کی سات حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر ایک حقیقی بہن موجود ہو تو علاقی بہن کو سدس ملے

گا تَكْمِلَةٌ لِلثَّلَاثِيْنَ.

(۴) دو یا دو سے زائد حقیقی بہنیں موجود ہوں تو علاقی بہن

ساقط ہو جائے گی۔

(۵) علاقی بہنوں کے ساتھ اگر علاقی بھائی بھی موجود ہو تو

علاقی بھائی ان کو عصبہ بنا لے گا اور ترکہ لِيَلْدُ كَرٍ مِثْلُ حَظِّ

الْأَنْثِيَّيْنَ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۶) اگر میت کی مَوْنِثِ اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی) میں

سے کوئی موجود ہو تو علانی بہن عصبہ مع الغیر ہو جائے گی نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے: ”اَجْفَلُوا

الْأَخْوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً“.

(۷) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا) میں سے کوئی

موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پر دادا میں سے کوئی موجود ہو

یا میت کا حقیقی بھائی موجود ہو تو علانی بہن ساقط ہو جائے گی، نیز

بیٹی، پوتی پر پوتی کی موجودگی میں جب حقیقی بہن عصبہ مع الغیر

ہوتی ہے اس وقت بھی علانی بہن ساقط ہو جائے گی۔

ماں کے احوال

۱۱۔ ماں باپ ہیں:

(۱) اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود ہو

یا حقیقی، علاتی، اخیافی تینوں قسموں کے بھائی بہنوں میں سے دو یا دو سے زائد موجود ہوں تو ماں کو سدس ملے گا۔

(۲) مذکورین میں سے کوئی موجود نہ ہو تو ماں کو ثلث کل

ملے گا۔

(۳) اگر باپ اور احد الزوجین موجود ہوں تو احد

الزوجین کو حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ کا ثلث ماں کو ملے گا، اس کو ثلث باقی یا ثلث باقی کہتے ہیں۔

جدہ صحیحہ (دادی، نانی) کے احوال

جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر کوئی حاجب (ساقط کرنے والا) موجود نہ ہو تو

جدہ صحیحہ کو سدس ملے گا، چاہے پدیری جدہ (دادی) ہو یا مادری
جدہ (نانی)، اور چاہے ایک ہو یا ایک سے زائد۔

(۲) مندرجہ ذیل چار صورتوں میں جدہ صحیحہ ساقط ہو جائے گی۔

[الف] اگر ماں موجود ہو تو تمام جدات ساقط ہو

جائیں گی، خواہ پدیری ہوں یا مادری۔

[ب] اگر باپ موجود ہو تو صرف پدیری جدات (دادیاں)

ساقط ہو جائیں گی، مادری جدات (نانیاں) ساقط نہیں ہوں گی۔

[ج] اگر دادا موجود ہو تو دادا کی ماں (پردادی) ساقط ہو

جائے گی، البتہ دادی ساقط نہیں ہوگی۔

[د] قریب والی جدہ چاہے پدیری ہو یا مادری ذور والی جدہ

کو ساقط کر دے گی، خواہ قریب والی جدہ وارث ہو رہی ہو یا ساقط۔

باب العصبات

(عصبات کا بیان)

عصبہ کی تعریف: عصبہ میت کا ہر وہ رشتہ دار ہے جس کا کوئی حصہ شریعت میں متعین نہیں ہے، بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں کل ترکہ اور اصحابِ فرائض کی موجودگی میں بچے ہوئے ترکہ کا مستحق ہوتا ہے۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں (۱) عصبہ نسبی (۲) عصبہ سببی۔

عصبہ نسبی کی تعریف: عصبہ نسبی وہ عصبہ ہے جس کا میت سے ولادت کا تعلق ہو۔

عصبہ سببی کی تعریف: عصبہ سببی وہ عصبہ ہے جس کا میت سے عتاق کا تعلق ہو۔

پھر عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں: (۱) عصبہ بنفشہ (۲)

عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفشہ کی تعریف: عصبہ بنفشہ میت کا ہر وہ مذکر رشتہ

دار ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں کسی موانث کا واسطہ نہ

آئے۔

پھر عصبہ بنفشہ کی چار قسمیں ہیں: (۱) جزء میت (۲)

اصل میت (۳) جزء اب میت (۴) جزء جد میت۔

(۱) جزء میت: میت کے فروع مذکر کو جزء میت کہتے

ہیں، یعنی میت کا بیٹا، پوتا، پر پوتا نیچے تک، اس کو 'رشتہ بنوٹ'

کہتے ہیں۔

(۲) اصلِ میت: میت کے اصولِ مذکور کو اصلِ میت

کہتے ہیں، یعنی میت کا باپ، دادا، پردادا اور پرتک، اس کو 'رشتہ
اوث' کہتے ہیں۔

(۳) جزءِ ابِ میت: میت کے باپ کے فروغِ مذکور کو

جزءِ ابِ میت کہتے ہیں، یعنی میت کا بھائی، بھتیجا، بھتیجی کا بیٹا سب
تک، اس کو 'رشتہ اُخوت' کہتے ہیں۔

(۴) جزءِ جدِ میت: میت کے دادا کے فروغِ مذکور کو جزءِ

جدِ میت کہتے ہیں، یعنی میت کا چچا، چچا زاد بھائی، چچا زاد بھائی
کا بیٹا سب تک، اس کو 'رشتہ عمومت' کہتے ہیں۔

عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح دینے کے طریقے

عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح دینے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: عصبہ بنفسہ کی چار قسموں میں سے پہلی قسم کو
 دوسری قسم پر، دوسری قسم کو تیسری قسم پر اور تیسری قسم کو چوتھی قسم پر
 ترجیح دی جائے گی۔

دوسرا طریقہ: الأقرب فالأقرب، یعنی قریب والے کو
 دور والے پر ترجیح دی جائے گی، یعنی اگر عصبہ بنفسہ کی ایک ہی
 قسم کے متعدد افراد جمع ہو جائیں تو ان میں جو میت سے زیادہ
 قریب ہوگا وہ عصبہ ہوگا، اور دور والے ساقط ہو جائیں گے۔ مثلاً
 میت کا بیٹا اور پوتا دونوں ہوں تو بیٹا عصبہ ہوگا اور پوتا ساقط ہو
 جائے گا، باپ اور دادا دونوں ہوں تو باپ عصبہ ہوگا اور دادا
 ساقط ہو جائے گا، بھائی اور بھتیجا دونوں ہوں تو بھائی عصبہ ہوگا
 اور بھتیجا ساقط ہو جائے گا، اسی طرح چچا اور چچا زاد بھائی دونوں
 ہوں تو چچا عصبہ ہوگا اور چچا زاد بھائی ساقط ہو جائے گا۔

تیسرا طریقہ: قوتِ قرابت کے ذریعہ ترجیح دی جائے گی، یعنی حقیقی کو علاقائی پر ترجیح دی جائے گی۔

عصبہ بغیرہ کی تعریف: عصبہ بغیرہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں، اور یہ کل چار قسم کی عورتیں ہیں جن کا حصہ تنہا ہونے کی صورت میں نصف اور دو یا دو سے زائد ہونے کی صورت میں ثلثان ہے۔ وہ چار عورتیں یہ ہیں: (۱) بیٹی، (۲) پوتی، (۳) حقیقی بہن، (۴) علاقائی بہن۔

عصبہ مع غیرہ کی تعریف: عصبہ مع غیرہ وہ عورتیں ہیں جو میت کے فروعِ مونث (بیٹی، پوتی، پرپوتی، بیچے تک) کی موجودگی میں عصبہ ہوتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لہن

ارشاد کی وجہ سے: "اجْعَلُوا الْأَخْوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ
 عَصَبَةً"، یہ صرف دو قسم کی عورتیں ہیں: (۱) حقیقی بہن
 (۲) علاقائی بہن۔

باب الحجب

(حجب کا بیان)

حجب کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ
 سے کل سہام یا بعض سہام سے محروم ہونے کو حجب کہتے ہیں۔
 حجب کی دو قسمیں ہیں: (۱) حجب نقصان (۲) حجب
 حرمان۔

حجب نقصان کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث
 کی وجہ سے بعض سہام سے محروم ہو جانا یعنی اس کا حصہ کم ہو جانا

حجب نقصان ہے۔

حجب نقصان پانچ افراد پر طاری ہوتا ہے (۱) زوج (۲)

زوجہ (۳) ماں (۴) پوتی (۵) علاقہ بہن۔

حجب حرمان کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث

کی وجہ سے کل سہام سے محروم ہو جانا یعنی بالکل حصہ نہ ملنا حج

حرمان ہے۔

حجب حرمان کے تعلق سے ورثاء کی دو جماعتیں ہیں:

(۱) پہلی جماعت ان ورثاء کی ہے جن پر حجب حرمان کبھی

بھی طاری نہیں ہوتا اور یہ چھ قسم کے افراد ہیں: زوجین (زوج،

زوجہ)، والدین (باپ، ماں)، ولدین (بیٹا، بیٹی)۔

(۲) دوسری جماعت ان ورثاء کی ہے جن پر حجب حرمان

کبھی طاری ہوتا ہے اور کبھی نہیں، اور یہ بقیہ در ثناء ہیں۔

محروم اور محبوب میں اصطلاحی فرق:

کسی وارث کی ذات میں چاروں موانعِ ارث میں سے کسی مانعِ ارث کے موجود ہونے کی وجہ سے اگر وہ ساقط ہو رہا ہو تو اس کو اصطلاح میں محروم کہتے ہیں، اور اگر کسی ایک وارث کی موجودگی کی وجہ سے دوسرا وارث ساقط ہو رہا ہو تو اصطلاح میں اس کو محبوب کہتے ہیں۔

محروم اور محبوب میں عملی فرق:

ہمارے نزدیک محروم حاجب بالکل نہیں بن سکتا، اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے نزدیک حاجب نجیب حرمان تو نہیں بن

سکتا، البتہ حاجب نجب نقصان بن سکتا ہے، اور مجبوب بالاتفاق
حاجب نجب حرمان بھی بن سکتا ہے اور حاجب نجب نقصان بھی۔

باب مخارج الفروض

(مسئلہ بنانے کے قاعدے)

مسئلہ بنانے کے پانچ قاعدے ہیں:

(۱) اگر کسی مسئلہ میں صرف ایک ہی حصہ آئے تو مسئلہ اس

کے ہمنام عدد سے بنایا جائے گا، البتہ اگر نصف آئے تو مسئلہ دو

سے بنایا جائے گا۔

(۲) اگر کسی مسئلہ میں دو یا دو سے زائد حصے آئیں اور وہ

ایک ہی قسم کے ہوں تو سب سے چھوٹے حصے کے ہمنام عدد

سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

(۳) اگر پہلی قسم میں سے 'نصف' دوسری قسم کے کل یا بعض

حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ 'چھ' سے بنے گا۔

(۴) اگر پہلی قسم میں سے 'ربع' دوسری قسم کے کل یا بعض

حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ 'بارہ' سے بنے گا۔

(۵) اگر پہلی قسم میں سے 'ثمن' دوسری قسم کے کل یا بعض

حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ 'چوبیس' سے بنے گا۔

باب العول

(عول کا بیان)

عول کی تعریف: مخرج سے حصوں کے بڑھ جانے کی

وجہ سے مخرج کے اجزاء میں اضافہ کرنے کو اصطلاح میں عول

کہتے ہیں۔

مخارج کل سات ہیں: دو، تین، چار، چھ، آٹھ، بارہ اور

چوبیس، ان میں سے چار مخارج کا عول نہیں آتا، اور وہ یہ ہیں:

دو، تین، چار اور آٹھ، باقی تین مخارج کا عول آتا ہے، وہ یہ ہیں:

چھ، بارہ اور چوبیس۔

’چھ‘ کا عول ’دس‘ تک آتا ہے طاق عدد میں بھی اور جفت

عدد میں بھی۔

’بارہ‘ کا عول ’سترہ‘ تک آتا ہے صرف طاق عدد میں، نہ

کہ جفت عدد میں۔

’چوبیس‘ کا صرف ایک ہی عول ’ستائیس‘ آتا ہے، البتہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے یہاں ’چوبیس‘ کا عول ’اکتیس‘ بھی

آتا ہے۔

فصل في معرفة التماثل والتداخل

والتوافق والتباين بين العددين

(اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان)

دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک نسبت

ضرور ہوتی ہے، اور وہ چار نسبتیں یہ ہیں: (۱) تماثل (۲)

تداخل (۳) توافق (۴) تباين۔

تماثل کی تعریف: دو برابر عددوں کی آپسی نسبت کو تماثل

کہتے ہیں، جیسے تین اور تین۔

تداخل کی تعریف: دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا
 عدد بڑے عدد کو کاٹ دے تو ان دونوں کے درمیان کی نسبت کو
 تداخل کہتے ہیں، جیسے تین اور نو۔

توافق کی تعریف: دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا
 عدد تو بڑے عدد کو کاٹ نہ سکے، البتہ کوئی تیسرا عدد ایسا ہو جو ان
 دونوں کو کاٹ دے تو ان دونوں عددوں کے درمیان کی نسبت کو
 توافق کہتے ہیں، جیسے آٹھ اور بیس۔

تباہی کی تعریف: دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا عدد
 بڑے عدد کو نہ کاٹ سکے اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو کاٹ
 سکے تو ان دونوں کے درمیان کی نسبت کو تباہی کہتے ہیں، جیسے نو
 اور دس۔

باب التصحیح

(تصحیح کا بیان)

تصحیح کی تعریف: اگر کسی فریق کے سهام کو اس کے عددِ روّس کے درمیان تقسیم کرنے میں کسر واقع ہو تو اس کسر کو دور کرنے کا نام تصحیح ہے۔

تصحیح کے کل سات قاعدے ہیں، جن میں سے پہلے کے تین قاعدے سهام اور روّس کے درمیان جاری ہوتے ہیں اور آخری چار قاعدے روّس اور روّس کے درمیان جاری ہوتے ہیں۔

قاعدہ (۱): اگر ہر فریق کے سهام اس کے عددِ روّس کے درمیان بغیر کسر کے تقسیم ہو جائیں تو ضرب کی کوئی ضرورت

نہیں۔

قاعدہ (۲): اگر کسی ایک فریق پر کسر واقع ہو اور اس کے
 سہام اور عددِ رؤس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عددِ رؤس
 کے وفق کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، اور
 اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا، تو مسئلہ کی تصحیح
 ہوگی، تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کیلئے مضروب کو ہر فریق
 کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

قاعدہ (۳): اگر کسی ایک فریق پر کسر واقع ہو اور اس
 کے سہام اور عددِ رؤس کے درمیان تباہی کی نسبت ہو تو کل عددِ
 رؤس کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر

مسئلہ عائکہ ہو تو عمول میں ضرب دیا جائے گا، تو مسئلہ کی تصحیح ہوگی،

تصحیح سے ہر فریق کے سهام نکالنے کیلئے مضروب کو ہر فریق کے

سهام میں ضرب دیا جائے گا۔

اگلے چار قواعد کے اجراء سے پہلے ایک تمہیدی عمل: اگر

دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو تو تصحیح کے اگلے چار

قاعدوں میں سے کوئی قاعدہ جاری ہوگا، اور قاعدہ کو جاری

کرنے سے پہلے ہر طائفہ کے سهام اور عددِ رؤس کے درمیان

نسبت دیکھی جائے گی، تداخل کی صورت میں دخلِ عددِ رؤس

کو، توافق کی صورت میں وفقِ عددِ رؤس کو اور تباہی کی صورت

میں کل عددِ روس کو محفوظ کر لیا جائے گا، پھر ان محفوظ کردہ اعداد کے درمیان نسبت دیکھ کر تصحیح کے آنے والے چار قواعد جاری کیے جائیں گے۔

قاعدہ (۴): اگر دو یا دو سے زائد طاقتوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان مماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، حاصل ضرب سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ (۵): اگر دو یا دو سے زائد طاقتوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو سب سے بڑے عدد کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، حاصل ضرب سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ (۶): اگر دو یا دو سے زائد طاقتوں پر کسر واقع ہو

اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو دوسرے عدد کے وقت میں ضرب دیا جائے گا، حاصل ضرب کو تیسرے عدد کے وقت میں ضرب دیا جائے گا، آخری حاصل ضرب کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ (۷): اگر دو یا دو سے زائد طاقتوں پر کسر واقع ہو

اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تباہی کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو دوسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، حاصل ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، آخری حاصل ضرب کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

فصل في قسمة التركات بين الورثة والغرماء

(ورثاء اور قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان)

ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ:

ترکہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ

ہے کہ مسئلہ کی تصحیح کرنے کے بعد عدد تصحیح اور عدد ترکہ کے درمیان

نسبت دیکھی جائے، اگر 'تمثال' کی نسبت ہو تو ضرب و تقسیم

کا کوئی عمل جاری نہیں ہوگا، بلکہ ہر وارث کو جو حصہ تصحیح میں سے ملا

ہے وہی ترکہ میں سے اس کا حصہ ہوگا۔

اور اگر 'بتابین' کی نسبت ہو تو ہر وارث کے سهام کو ترکہ کے

پورے عدد میں ضرب دیا جائے، اور حاصل ضرب کو تصحیح کے

پورے عدد پر تقسیم کیا جائے، تو خارج قسمت ترکہ میں سے اس

وارث کا حصہ ہوگا۔

اور اگر 'توافق' کی نسبت ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیا جائے، اور حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کیا جائے، تو خارج قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

اور اگر 'تداخل' کی نسبت ہو اور ترکہ کا عدد بڑا ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے دخل میں ضرب دیا جائے، تو حاصل ضرب ترکہ میں سے اس وارث کا حصہ ہوگا۔

اور اگر 'تداخل' کی نسبت ہو اور ترکہ کا عدد چھوٹا ہو تو ہر وارث کے سہام کو تصحیح کے دخل پر تقسیم کیا جائے، تو خارج قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ:

قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ جاری کرنے

کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کہ قرض خواہ متعدد ہوں

اور قرضوں کا مجموعہ ترکہ سے زیادہ ہو، چنانچہ ایسی صورت میں

قرض خواہوں کے درمیان قرضوں کے تناسب سے ترکہ تقسیم

ہوگا، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر قرض خواہ کو وارث اور ان کے

قرضوں کو سهام کی جگہ لکھا جائے، اور مجموعہ الدیون کو تصحیح کی جگہ

لکھا جائے، پھر ترکہ اور مجموعہ الدیون میں نسبت دیکھ کر مذکورہ

بالا طریقہ (ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ) جاری کیا

جائے، تو ہر قرض خواہ کا ترکہ میں سے حصہ نکل جائے گا۔

فصل في التخرج

(تخرج کا بیان)

تخرج کی تعریف: اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی

مناسب و متعین چیز لے کر اپنے حصہ وراثت سے دست بردار

ہونا چاہے اور دوسرے ورثاء بھی اس پر راضی ہوں تو ایسا کرنے

کو اصطلاح فرائض میں تخرج کہتے ہیں۔

تخرج کی صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ: تخرج کی

صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً تمام ورثاء کو لکھ کر

مسئلہ بنایا جائے اور اس کی تصحیح کر لی جائے، پھر صلح کرنے والے

وارث کا حصہ تصحیح سے گھٹا دیا جائے اور باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم

کیا جائے۔

باب الرد (رد کا بیان)

رد کی تعریف: اصحابِ فرائض کو حصے دینے کے بعد اگر کچھ بچ جائے اور کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو نسبی اصحابِ فرائض کو ان کے حصوں کے مطابق دوبارہ دیا جائے گا، اصطلاحِ فرائض میں اس کو رد کہتے ہیں۔

نوٹ: رد صرف نسبی اصحابِ فرائض پر ہوتا ہے، ان کو 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کہتے ہیں، اور یہ زوجین کے علاوہ بقیہ اصحابِ فرائض ہیں، اور زوجین چوں کہ نسبی اصحابِ فرائض نہیں ہیں، اس لئے ان پر رد نہیں ہوتا، ان کو 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' کہتے

رہ کے کل چار قاعدے ہیں:

قاعدہ (۱): اگر 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کی صرف ایک ہی جنس

موجود ہو اور 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' موجود نہ ہو تو عددِ رؤس سے

مسئلہ بنایا جائے گا۔

قاعدہ (۲): اگر 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کی متعدد اجناس موجود

ہوں اور 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' موجود نہ ہو تو ان کے مجموعہ سہام سے

مسئلہ بنایا جائے گا۔

قاعدہ (۳): اگر 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کی ایک جنس کے

ساتھ 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' بھی موجود ہو تو 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ'

کے حصے کے مطابق مسئلہ بنا کر اسے دے دیا جائے گا، پھر ما بقیہ
 اگر 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے عددِ رؤس پر برابر تقسیم ہو جائے تو 'مَنْ
 يُرَدُّ عَلَيْهِ' کو وہی ما بقیہ دے دیا جائے گا، اور اگر برابر تقسیم نہ
 ہو تو ما بقیہ اور 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے عددِ رؤس کے درمیان نسبت
 دیکھی جائے گی، تداخل کی صورت میں دخلِ عددِ رؤس کو، توافق
 کی صورت میں وقتِ عددِ رؤس کو اور تباہی کی صورت میں کل عددِ
 رؤس کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور اسی
 سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ (۴): اگر 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کی متعدد اجناس کے

ساتھ 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' بھی موجود ہو تو 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' اور
 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' دونوں کے مسئلے الگ الگ بنائے
 جائیں گے، پھر 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے مسئلہ کے مابقیہ اور 'مَنْ
 يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے مسئلہ میں نسبت دیکھی جائے گی، اگر تماثل کی
 نسبت ہو تو ضرب لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور اگر تماثل
 کی نسبت نہ ہو تو 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے مسئلہ کو مضروب بنا کر 'مَنْ
 لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور اسی سے مسئلہ
 کی تصحیح ہوگی، تصحیح سے ہر فریق کے سهام نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ
 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے مسئلہ کو 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے سهام میں
 ضرب دیا جائے گا اور 'مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے مسئلہ کے مابقیہ کو
 'مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ' کے ہر سهام میں ضرب دیا جائے گا۔

باب المناسخه

(مناسخہ کا بیان)

مناسخہ کی تعریف: ترکہ کی تقسیم سے پہلے کسی وارث کے مر جانے کی وجہ سے اس کا حصہ وراثت اس کے ورثاء کی طرف منتقل کرنے کو اصطلاح فرانس میں مناسخہ کہتے ہیں۔

چند اصطلاحات:

(۱) مورثِ اعلیٰ: مناسخہ میں سب سے پہلے مرنے

والے شخص کو مورثِ اعلیٰ کہتے ہیں۔

(۲) مافی الید: میت کے اس حصے کو کہتے ہیں جو اسے

اوپر کے ایک یا چند مورثوں سے ملا ہو، اسے میت کی لمبی لکیر کی

باکسوں میں لکھا جاتا ہے۔

(۳) علامتِ قبر: ہر میت کا مافی الید نقل کرنے کے بعد

نقل کیے ہوئے حصے کو فوراً لکیر سے گھیر دیا جاتا ہے، اس کو

علامتِ قبر کہتے ہیں۔

(۴) الْمَبْلَغ: مناخہ کی آخری تصحیح کو الْمَبْلَغ کہتے

ہیں۔

(۵) الْأَحْيَاء: تمام زندہ ورثہ کو الْأَحْيَاء کہتے ہیں،

اخیر میں اسے خوب لمبائی میں لکھ کر اس کے نیچے تمام زندہ ورثاء

کے نام اور ناموں کے نیچے ان کے حصے لکھے جاتے ہیں۔

چند ملحوظات:

(۱) مناسخہ میں آنے والے مورث اور تمام وارثین کے

نام مع رشتہ لکھنا ضروری ہے۔

(۲) ہرمیت کے وارثوں کے نام اور رشتے لکھتے وقت

اوپر کے ورثاء کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے، اس لیے کہ ایک وارث

کو کئی رشتوں کی وجہ سے متعدد جگہوں سے وارثت مل سکتی ہے۔

(۳) اگر میت کو متعدد جگہوں سے حصے ملے ہیں تو مافی

الید لکھتے وقت متعدد حصوں کو، اور الأحياء لکھتے وقت ہر وارث

کے متعدد حصوں کو جوڑ لینا چاہیے۔

(۴) تصحیح ثانی اور مافی الید میں جو بھی نسبت ہومیت کی

لمسی لکیر کے درمیان لکھ دینی چاہیے۔

مناسخہ بنانے کا طریقہ

سب سے پہلے میت کی لمبی لکیر کھینچ کر اس لکیر کے آخری سرے پر مورثِ اعلیٰ کا نام لکھیں، پھر اس کے نیچے ان ورثاء کے نام مع رشتہ لکھیں جو مورثِ اعلیٰ کے مرنے کے وقت موجود تھے، پھر قواعد کی روشنی میں مسئلہ کی تصحیح کر کے اس میں سے ہر ایک وارث کے نیچے اس کا حصہ لکھیں۔

مورثِ اعلیٰ کے ورثاء میں سے جو سب سے پہلے مر گیا ہو اس (میتِ ثانی) کے لیے نیچے میت کی لمبی لکیر کھینچ کر اس لکیر کے آخری سرے پر اس (میتِ ثانی) کا نام لکھیں، اور جو اس کو میتِ اول سے حصہ میراث ملا ہے اس کو مانی الید کا نشان

(مف) بنا کر اس کے اوپر لکھیں، پھر اس کے مرنے کے وقت

اس کے جو جو ورثاء موجود تھے ان کے نام مع رشتہ میت کی لکیر

کے نیچے لکھیں، اور میتِ ثانی کے مسئلہ کی بھی میتِ اول کے مسئلہ

کی طرح تصحیح کر لی جائے، اور اس میں سے ہر ایک وارث کے

نیچے اس کا حصہ لکھیں، اب میتِ ثانی کی تصحیح اور مافی الید میں

نسبت دیکھیں، اگر ان میں 'تمائل' کی نسبت ہو تو کچھ کرنے کی

ضرورت نہیں، اور اگر 'توافق' کی نسبت (مداخل بھی توافق کے

حکم میں ہے) ہو تو تصحیح ثانی اور مافی الید میں سے ہر ایک کا وفق

برائے یادداشت تصحیح ثانی اور مافی الید کے اوپر لکھ کر میتِ ثانی کی

تصحیح کے وفق کو میتِ اول کی تصحیح میں ضرب دیں، اور حاصل

ضرب کو دونوں مسئلوں کی تصحیح سمجھیں، جس سے دونوں مسئلوں

کے ورثاء کو ان کے حصے اس طرح دیں کہ میتِ ثانی کی تصحیح کے
 وقت کو میتِ اول کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں
 اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور میتِ ثانی کے مافی
 الید کے وقت کو میتِ ثانی کے ہر وارث کے سہام میں ضرب
 دیتے جائیں اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور اگر
 میتِ ثانی کی تصحیح اور مافی الید کے درمیان 'تباہین' کی نسبت ہو تو
 میتِ ثانی کی کل تصحیح کو میتِ اول کی تصحیح میں ضرب دیں، اور
 حاصل ضرب کو دونوں مسئلوں کی تصحیح میں، اب اس تصحیح سے
 دونوں مسئلوں کے ورثاء کو حصے اس طرح دیں کہ میتِ ثانی کی
 کل تصحیح کو میتِ اول کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے
 جائیں اور اسے ہر ایک وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور میتِ
 ثانی کے کل مافی الید کو میتِ ثانی کے ہر وارث کے سہام میں
 ضرب دیتے جائیں اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں۔

مذکورہ طریقہ صرف دو بطنوں کے مناسخہ کا ہے، اور اگر تین
 بطنوں کا مناسخہ ہو تو تیسرے بطن کو میتِ ثانی کے قائم مقام
 بنایا جائے، اور پہلے کے دونوں بطنوں کو میتِ اول کے درجہ میں
 رکھ کر مذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے، اور اگر چار بطنوں کا
 مناسخہ ہو تو پہلے کے تینوں بطنوں کو میتِ اول کا اور چوتھے بطن کو
 میتِ ثانی کا درجہ دیکر مذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے۔

اس طرح جب تمام میتوں میں تصحیح کا عمل ختم ہو جائے تو
 آخری تصحیح کو تمام مسائل کی ایک ہی تصحیح اور تمام زندہ ورثاء کو اسی
 ایک مورثِ اعلیٰ کے ورثاء سمجھ کر نیچے خوب لمبی لکیر کے ساتھ
 'الأحیاء' لکھ کر اس پر 'المبلغ' کا لفظ اور اس پر آخری تصحیح کا
 عدد لکھیں، اور اسی کے نیچے تمام زندہ ورثاء کے نام لکھیں، اور ان
 میں سے ہر ایک کو جہاں جہاں سے وراثت کے حصے ملے ہیں

ان سب کو جمع کر کے ہر ایک کے مجموعی حصے اس کے نام کے نیچے
 لکھیں، اس طرح جب تمام زبندہ ورثاء کے حصے ان کے ناموں
 کے نیچے لکھ لیں تو اخیر میں تمام حصوں کا مجموعہ جوڑ کر دیکھ لیں کہ
 وہ المبلغ کے برابر ہے یا نہیں، اگر برابر ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ
 یہ سمجھ لیں کہ مناسخہ بنانے کے طریقہ میں کہیں کچھ غلطی ہو گئی ہے،
 چھوٹے چھوٹے غلطی کر کے غلطی کی نشان دہی کریں اور اسے درست
 کر لیں۔

محمد سیف اللہ قاسمی عفا اللہ عنہ

خادم تدریس جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاؤس، یوپی

۹ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ بروز جمعہ

عربی دینی کتابوں کے چند عربی اردو نوٹ

ہدایہ شریف

نوٹ اردو جلد سوم، چہارم

مبایع الکلام عربی

شرح عقائد

القرائد جدیدہ اضافہ

نوٹ اردو شرح عقائد

التفسیر الکافی

نوٹ اردو بیضاوی

کشف الخصال

نوٹ اردو شریف

تنظیم الدرر

نوٹ ہدایت شریف جلد سوم

الحل المنضود

لحل مشکلات سنن ابی داؤد

الحسن الرضی

لحل مشکلات جامع الترمذی

ملحاح النکاح

مشکلات المشکوٰۃ

فیض القاری

لحل مشکلات البخاری

تحسین الحواشی

نوٹ اردو اصول الشاشی

زبدۃ المقصود

نوٹ اردو وصال ابوداؤد

الحل المفہم

لحل مشکلات مسلم شریف

مختار الوقایہ

شرح الوقایہ

عمدة البنداری

لحل مشکلات الحدیث



اشرفی بک ڈپو، دیوبند

ASHRAFI BOOK DEPOT

DEOBAND, DISTT. SAHARANPUR, (U.P.) PIN-247554, INDIA

Mobile: 09358001571 Whatsapp: 09810383186

Email: ashrafibooks@gmail.com